Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴
جلد ۷۸/۴۳ | سوموار: شعبان ۱۴۱۳ھ، ۲۵۔ صلح ۱۳۷۲ہش، ۲۵۔ جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۲۱

اصل کیمیا تقویٰ ہے

اصل کیمیا تقویٰ ہے جس نے اس کو حاصل کر لیا اس نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضائع کی۔ اگر کیمیا واقعی ہو بھی تو بھی اس کے پیچھے عمر کھونے والا کبھی متقی اور پرہیز گار نہیں ہو سکتا۔ جس کو رات دن دنیا کی محبت لگی رہے گی وہ اپنے پاک اور پیارے خدا کی محبت کو اپنے دل میں کس طرح جگہ دے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ظلم کی راہ اختیار کرنے والی بڑی طاقتوں کے بارے میں قرآنی پیشگوئی

خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ نفرت اور تکبّر کا سر ضرور توڑا کرتا ہے

سارے عالمِ اسلام کو سیاسی لحاظ سے اکٹھا کرنے کی شدید ضرورت ہے

یہ وہی طریق ہے جس کو اختیار کر کے قائد اعظم نے برصغیر کے مسلمانوں کو متحّد کیا تھا

آج اقوامِ متحدہ امریکہ کی رعونت کا نام بن چکا ہے اور کوئی ملک انسانیت کے حقوق کی بات نہیں کرتا

ظالم قوموں سے مقابلہ سچّائی کے نام پر وحدت سے ہو گا جس کے لئے عالمی فضا تیار ہے

دنیا بھر کے احمدی ظلم کے خلاف حق کی آواز کو جرأت سے بلند کریں مجھے یقین ہے یہ آواز طاقت پکڑے گی

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز۔ یہ خطبہ بیت الفضل لندن سے مواصلاتی سیّارے کے ذریعے (۲۲۔ صلح ۱۳۷۲ہش (۲۲۔ جنوری ۱۹۹۳ء) کو دنیا بھر میں براہِ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمّہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ایک کے بعد دوسرے جمعے کا انتظار

"کسی کہنے والے نے یہ خوب کہا تھا کہ وقت گھڑی کی ٹِک ٹِک سے نہیں بلکہ دل کی دھڑکن سے ناپا جاتا ہے۔ جب سے مواصلاتی سیّاروں کے ذریعے جماعت احمدیہ کے لئے عالمی خطبات کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کو ایک ہی وقت میں اکٹھے ایک عالمی حیثیت کے ساتھ (امام جماعت) کا خطبہ سننے کی توفیق عطا ہو رہی ہے۔ اب تو یوں لگتا ہے کہ ہمارا سال دنوں سے نہیں بلکہ جمعوں سے ناپا جا رہا ہے۔ اور ہر جگہ سے احمدی یہی لکھ رہے ہیں کہ اب تو ایک جمعہ گذرتا ہے تو دوسرے جمعے کا انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہی یہاں بھی عالم ہے۔ میرے دل کی بھی یہی کیفیت ہے۔ جمعہ ہمیشہ ہی پیارا لگتا تھا۔ لیکن اب تو اور بھی زیادہ جمعے پہ پیار آنے لگا ہے۔ کیونکہ اس جمعے کے ذریعے اپنے پیاروں کے ساتھ ایک وصال کی کیفیت بن جاتی ہے۔

جو خطوط مختلف ملکوں سے آ رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز رفتار کے ساتھ بڑی تیزی سے پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور احمدی یہ لکھ رہے ہیں کہ ہماری نئی نسلوں کو اب محسوس ہوا ہے کہ نظام جماعت کیا ہے اور ایک ہاتھ پر ایک (امام جماعت) کے تابع رہ کر خدمت دین کرنا کس کو کہتے ہیں۔ اور نئے ولولے پیدا ہو رہے ہیں۔ عبادت کی طرف پہلے سے بہت بڑھ کر توجہ ہے۔ قربانی کی رُوح بیدار ہو رہی ہے۔ اور نئے ولولوں کے ساتھ، دلوں کے نئے تموّج کے ساتھ جماعت شاہراہ (دینِ حق) پر آگے بڑھنے کے لئے پہلے سے زیادہ مستعدی سے قدم مار رہی ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اور یہ جو سلسلہ شروع ہے (اللہ نے چاہا تو) یہ ابھی بہت آگے بڑھنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کچھ دوسرے پروگرام ہیں (اللہ نے چاہا تو) جو جمعے کے ساتھ ساتھ اگر پہلے یا بعد میں مناسب سمجھا گیا تو وقت بڑھا کر پیش کئے جائیں گے۔ بہر حال ایک بات تو قطعی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ وقت بھی بڑھے گا۔ اور دن بھی بڑھیں گے اور دل تو بڑھنے ہی بڑھنے ہیں۔ احمدیوں کے دل تو بڑھانے کے لئے اور بڑھنے کے لئے بنائے گئے ہیں اور ابھی بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آسمان سے باتیں کرنے لگے ہیں۔ اور حقیقت ہے کہ احمدی دل آسمان سے باتوں ہی کے لئے تو بنائے گئے ہیں۔ اور یہ محض محاورہ نہیں میں یقین رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) کثرت سے تمام دنیا میں احمدی دل اللہ تعالیٰ کی آماجگاہ بن جائیں گے۔ اور جگہ جگہ خدا کی عظمت کے لئے احمدی دلوں میں عرش تیار ہوں گے اور دل بڑھنے کا انسانی محاوروں کی رُو سے یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا۔ کہ واقعتہً دل اُچھل کر آسمان تک جا پہنچے۔ ہمارا خدا اتنا مہربان ہے کہ وہ نیچے اتر کر ہم تک پہنچ کر دل بڑھاتا ہے اور ہمیشہ ہر عاجز کے ساتھ اس کا یہی سلوک رہا۔ جبھی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے معرفت کا یہ نکتہ ہمارے سامنے رکھا۔ کہ جو شخص خدا کے حضور عاجزی کرتا ہے، انکسار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا رفع ساتویں آسمان تک کر دیتا ہے۔ پس ہماری رفعتوں کا تعلق ہماری عاجزی اور انکسار سے ہے اللہ ہمیشہ شکر اور حمد کے ساتھ ہمارا سر اپنی چوکھٹ پر جھکائے رکھے۔ اور اسی اللہ کے حضور عاجزی اور انکساری میں تمام رفعتیں ہیں۔

جو خطوط مل رہے ہیں ان کی ساری باتیں تو آپ کے سامنے نہیں رکھ سکتا لیکن اتنے پیارے خطوط ہیں۔ ایسے عمدہ رنگ میں جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ ہر جمعے پہ دل چاہتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ان میں آپ کو بھی یعنی سب سننے والوں کو شریک کر دوں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک احمدی رسالے میں ایک نوجوان احمدی شاعر کا ایک شعر پڑھا تھا۔ عبدالکریم قدسی صاحب ان کا نام ہے۔ ان کا جو مقطع تھا وہ مجھے بہت ہی پسند آیا وہ شعر یہ تھا۔

آ تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گیا
آ قدسی کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

تو اب یہ ایک قدسی کے دل کی آواز تو نہیں رہی۔ اب تو لاکھوں دلوں سے یہی آواز اُٹھ رہی ہے کہ

آ تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گئے
آ ہم سب کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

تو دعا کریں کہ واقعتہً سینے سے لگنے اور سینے سے لگانے کے سامان ہوں اور روحانی لحاظ سے تو جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) تمام احمدیوں کے دل ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ تمام احمدیوں کے سینے ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ مگر آجکل سینے سے لگانے کی باتوں کے ساتھ بعض بہت ہی دردانگیز باتیں بھی ذہن میں آجاتی ہیں۔

مسلمانان عالم کی دردانگیز کیفیت

وہ رات جبکہ امریکہ میں پھلجھڑیوں کی رات تھی جبکہ ہر طرف خوشیوں کی پھلجھڑیاں چلائی جارہی تھیں۔ عراق پر آگ برسائی جارہی تھی۔ اور وہ عراق پر نہیں بلکہ ایک ارب مسلمانوں کے دل پر برس رہی تھی۔ مسلمانوں کی دردانگیز کیفیت کی طرف دھیان جاتا ہے کہ ایک ارب مسلمانوں میں سے ہر ایک کو سینے سے لگا کر ڈھارس دوں اور تسلیاں دوں اور ان کو بتاؤں کہ آپ کمزور ہو چکے ہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کمزور نہیں ہوا۔ آپ بکھر گئے۔ آپ نے اپنے نفاق کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہو کر اپنی خودغرضیوں میں پڑ کر جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا تھا' اپنی ہوا نکال دی ہے۔ رعب جاتا رہا ہے۔ لیکن دین محمد مصطفےٰ کا رعب نہ مٹا ہے نہ مٹ سکتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حدیث قدسی میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی جو خاص اعزاز مجھے بخشے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ (۔) رعب کے ذریعے میری نصرت کی جاتے گی (۔) اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رعب عطا فرمایا گیا تھا وہ رعب ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ اس دور میں آپؐ کے غلاموں کے ذریعے وہ رعب پھیلتا چلا جائے گا۔ اور ہر برِاعظم پر وہ رعب ظاہر ہو گا۔ پس یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خدا کے منہ کی باتیں ہیں جو کبھی غلط نہیں ہو سکتیں کوئی دنیا کی طاقت ان باتوں کو تبدیل نہیں کر سکتی۔

متکبر قوموں کا بدانجام

پس مسلمانوں کو میں یہ خوشخبری دیتا ہوں۔ اور ان کے دل بڑھانے کے لئے ان کی ڈھارس بندھانے کے لئے ان کو مطلع کرتا ہوں کہ قرآن کریم میں ان سب بگڑے ہوئے۔ دکھے ہوئے ایام کی پیشگوئیاں پہلے سے موجود ہیں۔ اور ان قوموں کا بھی ذکر ہے جو اپنے تکبر میں دنیا میں خدا بن کر ظاہر ہونے پر خدا کے بندوں کو اپنے بندے سمجھنے لگی تھیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ ان قوموں کا ذکر ہے جن کو تکبر نے مصنوعی خدا بنا دیا تھا اور پھر خدا کے بندوں کو انہوں نے اپنا بندہ سمجھ لیا تھا۔ اور پھر ان کے انجام کا بھی ذکر ہے۔ پس یہ خیال نہ کریں کہ آج دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں مسلمانوں کو رگیدنے اور ان کو اپنے پاؤں تلے مسلنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں اور ہمارا کوئی سہارا نہیں۔ اسلام کا سہارا خدا ہے۔ اور وہ خدا ہے جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نہ کبھی بے سہارا چھوڑا نہ آئندہ کبھی بے سہارا چھوڑے گا۔ اس لئے ہرگز کسی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ وہ آیت جس کی میں نے (۔) تلاوت کی تھی وہ یہی مضمون پیش فرما رہی ہے (۔) کہ اے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں میں تکاثر نے اپنی حقیقت سے غافل کر دیا ہے۔ اپنی حیثیت کو بھلا بیٹھے ہو' اپنے انجام کو دیکھنے کی استطاعت تم میں نہیں (۔) ایسی غفلت جس میں انسان اپنے مفاد سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اپنی حیثیت سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اپنے آغاز سے بے خبر ہو جاتا ہے اپنے انجام سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ فرمایا تم ایسی غفلتوں کے ذریعے ہلاک کئے جاتے ہو (۔) تمہیں مال بڑھانے اور طاقتیں بڑھانے اور دنیا کی لذات بڑھانے کے جنون نے اور ایک دوسرے سے ان ساری دنیاوی نعمتوں اور طاقتوں میں آگے بڑھنے کے شوق نے حقیقت سے غافل کر دیا ہے۔ اور نتیجہ کیا ہے کہ فرمایا (۔) یہاں تک کہ تم مقبروں تک پہنچ گئے ہو۔

تکبر اور نفرت کی ہلاکت کی پیشگوئی

یہ بڑی حیرت انگیز فصاحت و بلاغت کا مرقع آیت ہے۔ ویسے تو سارا کلام الٰہی فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ بعض دفعہ جیسا کہ خدا نے زمین میں خوبصورت پہاڑ بنائے ہیں ایک چوٹی سے بڑھ کر دوسری چوٹی آجاتی ہے اور اس سے بڑھ کر ایک اور چوٹی آجاتی ہے۔ پس کلام الٰہی کی سیر کے وقت ایسے ہی مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ ایک سے ایک بڑھ کر ارفع آیت اپنا حسن دکھاتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ ہمیں بعض بلندیوں کا شعور عطا ہوتا ہے تو اچانک ایک آیت عام سطح سے اٹھ کر بلند ہوتی ہوئی دکھائی دینے لگتی ہے۔ سب آیاتِ الٰہی میں رفعتیں ہیں۔ لیکن ان رفعتوں کو سمجھنے کی استطاعت سب آنکھوں کو نہیں ہوتی۔ اور جن کو ہے ان کو ہر حال میں وہ رفعتیں سمجھنے کی استطاعت نہیں ہوتی۔ اس لئے جب یہ کہا جاتا ہے کہ اس آیت میں غیر معمولی رفعت پائی جاتی ہے تو (اللہ پناہ دے) یہ مطلب نہیں کہ کلام الٰہی میں دوسری آیات ادنیٰ درجہ کی ہیں بلکہ بعض لمحات ایسے ہوتے ہیں بعض کیفیات ایسی ہوتی ہیں جن میں جب ان آیات کا مطالعہ کیا جائے تو نئی شان اور نئی رفعت کے ساتھ ہمارے سامنے نمودار ہوتی ہیں پس اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب اس آیت پر میری نظر پڑی تو میں سمجھا بلکہ یقین ہوا کہ آج ہی کل کے حالات پر یہ آیت خوب چسپاں ہو رہی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اے انسان تو قبر تک جا پہنچے گا۔ فرمایا اے طاقتو تم مقابر تک جا پہنچو گی۔ یعنی ایک ملک میں ایک قبر یا قبرستان تک کی بات نہیں یہ تو ہر برِاعظم میں بعض مقابر بننے والے ہیں۔ اور ان بڑی بڑی طاقتوں کو جب خدا کی سزا زمین کے ساتھ ہموار کر دے گی اور ان کے تکبر کو توڑ کر پارہ پارہ کر دے گی تو ان کے مقابر بھی تمام عالم میں بکھرے ہوئے دکھائی دیں گے۔ کیونکہ جہاں جہاں خدا کے بندوں کو یہ غلام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ غلام بنا کر اس وقت تعلّی کی خاص کیفیت میں مبتلا ہیں۔ ہر ایسے ملک میں ان کا بدانجام دیکھا جائے گا۔ اور تمام ایسے ممالک میں تکبرات کے مقابر بننے والے ہیں۔ یہ ایک ایسی پیشگوئی ہے جس کا تعلق کسی مسلمان کے انتقامی جذبے سے نہیں۔ کسی نفرت سے نہیں بلکہ مسلمان نے تو ان تمام مظالم کے باوجود اگر وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا سچا غلام ہے تو تمام عالم کے لئے رحمت ہی بننا ہے اور رحمت کے جذبات لے کر ہی دنیا میں نکلنا ہے۔ لیکن جب رحمتوں کو دھتکار دیا جائے۔ جب محبت کا جواب نفرت سے دیا جائے تو یہ آسمان سے خدا کے فیصلے ہیں کہ وہ نفرتوں کا سر توڑتا ہے۔ ورنہ یہ دنیا رہنے کے لائق نہ رہے۔ یہ سارے سمندر ایسے کڑوے ہو جائیں کہ ان میں زندگی کی کوئی صورت بھی پنپنا ممکن نہ رہے۔ پس یہ تقدیر الٰہی کی باتیں ہیں وہ ضرور تکبر کے سر توڑا کرتا ہے تاکہ اس کے بندے اسی کے بندے بن کر رہیں۔ پس کسی جذبۂ انتقام کی رُو سے میں یہ بات نہیں کر رہا۔
ایک ایسی حقیقت ہے جو دائمی سچائی ہے۔ جس حقیقت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ بڑی بڑی قومیں پہلے بھی آئی ہیں۔ پہلے بھی ان کے دماغ حقیقت میں تو نہیں مگر اپنے وہم اور اپنے خیال میں آسمانوں سے باتیں کیا کرتے تھے۔ پہلے بھی تو فرعون پیدا ہوئے۔ انہوں نے بھی تو خدائی کے دعوے کئے تھے لیکن ذاتی استطاعت یہ تھی کہ ایک مینار کی حد تک ان کی ذہن کی بلندی جا سکی اور یہ حکم دیا کہ ایک اونچا سا مینار بنا دو تاکہ اس پر چڑھ کر میں دیکھوں کہ موسیٰ کا خدا کہاں ہے؟ پس ایسے ہی فراعین پہلے بھی پیدا ہوئے اب بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ آئندہ بھی شاید ہوں لیکن خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں متفرق جگہوں پر بڑے کھلے الفاظ میں ان حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور ان فراعین کے تکبر کے پارہ پارہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ پس یہ تعلیاں یہ خوش فہمیاں یہ دنیا کے سامنے اپنی انا کے قصے، اپنی بڑائی کے تذکرے۔ یہ سب آنی فانی چند دنوں کی باتیں ہیں۔ یہ ضرور لازماً آسمان کی پکڑ کے نیچے آئیں گے اور خدا کا کلام ضرور پورا ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی کجیاں دُور کرنے کی ضرورت

لیکن میں مسلمانوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ (آپ) انتقام کی خاطر نہیں بنائے گئے (آپ کی) خاطر اگر قوموں کے تکبر توڑے جائیں گے تو محض اس لئے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی غلامی میں آنے کے لئے ذہنی اور نفسیاتی لحاظ سے تیار ہو جائیں۔ یہ وہ مقصد اعلیٰ ہے جس کا قرآن کریم بڑے کھلے لفظوں میں ذکر فرماتا ہے (۔) کہ جب تکبر توڑے جائیں گے۔ جب زمینیں ہموار کر دی جائیں گی۔ جب تمام بڑی بڑی طاقتیں ایک چٹیل میدان کی طرح تمہیں دکھائی دیں گی۔ اس وقت نفسیاتی لحاظ سے انسان اس قابل ہوگا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی غلامی کر سکے جن میں کوئی کجی نہیں۔ پس اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے عالم اسلام کو اپنی کجیاں تو دور کرنی چاہئیں جب تک ان کے دلوں میں کجیاں ہیں ان کی سوچیں ٹیڑھی ہیں ان کے تفکرات میں ایسے خم ہیں کہ جس کے نتیجے میں وہ اسلام کی تصویر پیش کرنے کی بجائے اپنی انانیت کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں اس وقت تک خدا کی تقدیر یہ سامان ظاہر نہیں فرمائے گی۔ مسلمان کا تبدیل ہونا ضروری ہے اور مسلمان کو اپنے آپ کو سیدھے ہو کر سب خم نکال کے اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے قدموں میں پیش کرنا لازم ہے۔ یہ کر کے دیکھو اور پھر دیکھو کہ آسمان کس طرح تمہاری مدد کے یوں جیسے پھٹ پڑتا ہو۔ اس طرح ظاہر ہوگا کہ جیسے بلاؤں کے وقت آسمان پھٹتے ہیں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں مگر خدا کی قسم یہ بلائیں مسلمان پر نازل نہیں ہوں گی بلکہ اسلام کے دشمنوں پر نازل ہوں گی۔ تم اپنے دل تو پھاڑو۔ محمد رسول اللہ کی خاطر۔ تم اپنے سینے تو چاک کرو۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دین کی خاطر پھر دیکھو گے کہ خدا کا آسمان کس طرح محمد رسول اللہ کی خاطر پھٹتا ہے۔ اور کیسے تکبر کے سر توڑے جاتے ہیں مگر کس خاطر؟ ہلاکت کی خاطر نہیں۔ یہ کہنے کی باتیں ہیں محض زبان کے چسکے ہیں۔ اگر ہم یہاں آ کر رک جائیں اور کہہ دیں کہ بہت مزا آیا۔ آسمان پھٹ پڑے دشمن ہلاک ہو گئے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہلاکت کے لئے نہیں تشریف لائے تھے۔ ہلاکت پیدا کرنے کے لئے نہیں تشریف لائے تھے۔ محمد رسول اللہ زندگی عطا کرنے کے لئے آئے تھے۔ اس پیغام کو مسلمان کو نہیں بھولنا چاہئے جب بھی غضب کے جذبات دل میں پیدا ہوں جب بھی انتقام جوش مار رہا ہو۔ اس وقت اپنے خیالات کو سیدھا کرنا ضروری ہے اور جن کجیوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں یہ بھی ایک کجی ہے۔ غیض و غضب کی کجی، انتقام کی کجی، جسے ہمیں لازماً ہموار کرنا ہوگا۔ اور اسے ہموار کرنے کے لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے قدموں کی برکت کی ضرورت ہے اپنے دلوں پر ان پاک قدموں کو اتارو۔ محمد رسول اللہ کی سیرت کو اپنی سیرت میں جاری کرو۔ اس طرح تمہاری سب کجیاں دور ہوں گی اور اسی میں سب علاج ہے۔

عالمِ اسلام کی بدنصیبی

ورنہ حالت یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی سیادت اور ان کی قیادت بدنصیبی سے دو ایسے حصوں میں بٹ چکی ہے کہ نہ اس طرف عقل ہے نہ اس طرف عقل ہے۔ نہ اس طرف نور باقی رہا ہے نہ اس طرف نور باقی رہا ہے۔ ایک قیادت ہے جو رائٹ ازم کے نام پر رائٹسٹ کہلاتی ہے اور بجائے اس کے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانہ تک پہنچ کر آپ کے قدموں سے فیض حاصل کرے وہ ازمنہ وسطیٰ میں ٹھہر جاتی ہے اور میڈیوالسٹ MEDIEVILIST بن کر اسلام کا ایک بگڑا ہوا تصور دنیا کے سامنے پیش ہی نہیں کرتی بلکہ تلوار کے زور سے نافذ کرنے کا ادعا کرتی ہے۔ یہ وہ بگڑی ہوئی دائیں بازو کی قیادت ہے جس میں کچھ بھی فیض نہیں۔ ہمیشہ جب ابتلاؤں کے وقت آئے جب مسلمانوں پر مصیبتیں پڑیں مظالم ٹوٹے ان ظالموں نے اپنی ناسمجھی کے نتیجے میں غلط نعروں کے ساتھ مسلمان عوام کو اور زیادہ ظلموں کی آگ میں جھونکا ہے۔ اس وقت کشمیر میں کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے اس وقت بوسنیا میں کیا ہو رہا ہے اس وقت برما میں کیا ہو رہا ہے۔ بغداد پر جو قیامت ٹوٹی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ ایک دکھ ہو تو کہوں۔ ایک ستم ہو تو کہوں۔ کس کس دکھ کی باتیں کروں سارا عالم اسلام اس وقت دکھوں میں مبتلا ہے مگر اس بدنصیب دائیں بازو کی قیادت کو کوئی ہوش نہیں، کوئی عقل نہیں ہے ان کو پتہ ہی نہیں کہ عالم اسلام کا امن محمد رسول اللہ کی سنت میں ہے۔ آپ کی سیرت میں ہے (۔) جس نام کی عزت کا ذکر کرتے ہوئے تم دلوں کو کھولاتے ہو اور آگیں لگا دیتے ہو۔ ان آگوں میں جلتا کون ہے پھر آخر بیچارے مسلمان ہی ان آگوں میں جلتے ہیں۔ بارہا یہ ظلم تم کر بیٹھے ہو آج تک تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں کس طرح تمہیں سمجھاؤں کس طرح وہ علاج کروں کہ جس سے تمہاری آنکھوں میں دیکھنے کی استطاعت ہو۔ ایک نسخے کو بار بار استعمال کرتے ہو اور ہر بار اس کے زہریلے اثرات سے مسلمانوں کو مٹتے اور مرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ اور پھر وہی حرکتیں۔ انتقام کی آگ کی آواز اٹھاتے ہیں اور انتقام کے شعلے بھڑکانے سے ہرگز عالم اسلام کا کچھ نہیں بنے گا کیونکہ آج مسلمان کمزور ہیں۔ اگر کمزور نہ ہوتے تو غیروں کو اس طرح بڑھ چڑھ کر کھلے بندوں بلاخوف و خطر عالم اسلام کو مظالم کا نشانہ بنانے کی توفیق نہیں مل سکتی تھی۔ جرأت نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ جانتے ہیں کہ کمزور ہیں ان کے پاس کچھ بھی نہیں۔ صرف باتیں ہیں آپس میں دل پھٹے ہوئے ہیں اپنے مفادات کے مارے ہوئے ہیں اور فرضی باتوں میں اپنی جنت بنائے بیٹھے ہیں۔ ایسی قوم پر کیوں غیر حملے نہیں کرے گا۔ دوسری طرف وہ سیاسی سیادت ہے جسے سیاسی قیادت کہا جاتا ہے۔ وہ بھی انتہائی بدنصیب۔ وہی بات جو پیر پگاڑا صاحب نے فرمائی تھی وہی ان پر صادق آتی ہے کہ باتیں ہم مشرق کی کرتے ہیں اور سجدے مغرب کو کرتے ہیں۔ واقعۃً مغرب کو سجدہ کر رہے ہیں اور شاید ہی کوئی ہو جس کا استثنیٰ ہو ورنہ تمام عالم اسلام اس وقت مغرب کے سامنے سجدہ ریز ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ کی سربلندی کی باتیں کرتا ہے۔ ان کو حق کیا ہے جب سارے اسلام کے مفادات اپنے مفادات کی خاطر غیروں کے قدموں پہ لٹا بیٹھے ہو (۔) ظلم کی حد ہوتی ہے۔ سارا عالم اسلام (۔) قیادت کے ہاتھوں چکی میں پیسا جا رہا ہے۔ ظلم کی چکی میں اپنوں کے ظلم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے

عالم اسلام کو سیاسی طور پر اکٹھے ہونے کی شدید ضرورت ہے

پس ضرورت ہے کہ ان کو یاد دلایا جائے۔ ہوش دلائی جائے، عالم اسلام کے اکٹھے ہونے کی شدید ضرورت ہے اور یہ اجتماع، ایک ہاتھ پر اجتماع، مذہبی تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ مذہبی اختلافات اتنے ہیں اور اتنے فرقوں میں اسلام بٹ چکا ہے اور ہر فرقہ آگے پھر مولویوں کی مساجد میں بٹا ہوا ہے۔ کہ یہ کوشش ہی بالکل بے سود اور لاطائل ہو گی کہ مذہبی لحاظ سے آپ عالم اسلام کو اکٹھا کر سکیں۔ ایک ہی صورت ہے اور وہ وہی صورت ہے جس صورت کو اختیار کر کے قائداعظم نے برصغیر ہندوستان اور پاکستان کے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا۔ انہوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تمہارے عقیدے کیا ہیں مجھے اس سے کوئی غرض نہیں تم ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہو یا پہلوؤں میں چھوڑ کر نمازیں پڑھتے ہو، یا نہیں پڑھتے۔ اگر تم مسلمان ہو یعنی اسلام سے تعلق رکھتے ہو، اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم مسلمان ہو تو آؤ اس ایک نام پر ہم اکٹھے ہو جاتے ہیں یہ سیاسی وحدت ہے اور سیاسیات میں سیاسی وحدت کی ضرورت ہے۔ مذہبی وحدتیں قائم کرنا اللہ کا کام ہے۔ یہ وحدتیں آسمان سے اترا کرتی ہیں زمین سے نہیں اگا کرتیں۔ اور یہ وحدت تو خدا نے خود قائم کرنے کے سامان فرما دیئے ہیں۔ وہ حبل اللہ جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دل پر قرآن کی صورت میں نازل ہوئی۔ وہ حبل اللہ جو حضرت محمد رسول اللہ کی صورت میں ایک زندہ نشان کے طور پر ہم نے دیکھی جو بعد میں آپ کی غلامی میں خلافت کے طور پر جاری و ساری ہوئی (۔) مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے اور مذہبی اجتماع ہمیشہ آسمانی تقدیر کے تابع ہوا کرتے ہیں۔ یہ مرکزیت جو ایک دفعہ اٹھ جائے تو پھر آسمانوں کی رفعتوں سے خدا کی مرضی اور اس کے ارادے کے مطابق اترا کرتی ہے۔ انسان کا کام نہیں ہے کہ وہ بکھری ہوئی منتشر مرکزیت کو اکٹھا کر کے پھر ایک مرکزی خلیہ بنا دے۔ پس ان باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے بس میں نہیں ہیں اور تمہارے اختیار میں نہیں ہیں (۔) ہزار طریق سے ہم نے سمجھانے کی کوشش کی مگر تم ماننے کے نہیں اور دنیا میں خدا تعالیٰ کی تقدیر ان مظالم اور مصائب کی صورت میں تمہارے سامنے آنکھیں پھاڑے تمہیں دیکھ رہی ہے اور جب چاہے جس پر چاہے یہ برستی ہے۔ ہے خدا کی تقدیر خواہ غیر کی طرف سے ظاہر ہو رہی ہے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ کے سچے غلاموں کا یہ مقدر ہو ہی نہیں سکتا، اک سزا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ دائمی سزا نہیں۔ ایسی سزا نہیں جو تمہیں مٹا دینے کیلئے آئی ہو۔ یہ ابتلاء کے زلزلے ہیں۔ یہ تمہیں جگانے کے لئے وہ قارعہ ہے جو آسمان سے اتر رہی ہے۔ تمہارے گھروں کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہے (۔) لیکن اگر یہ باتیں سننے کے کان نہیں یہ باتیں دیکھنے اور سمجھنے کی آنکھیں نہیں ہیں تو خدا کے لئے کم از کم اس قیادت کی سچائی کی آواز تو سنو جو تمہاری بھلائی میں اٹھتی ہے احمدی ہو یا نہ ہو یہ تمہارا کام ہے۔

عالمِ اسلام کا ایک اجلاس بلانے کی ضرورت

پس ان باتوں کو سوچو اور سمجھو۔ عالم اسلام کو اس وقت ایک آواز پر اکٹھا کرنے کا وقت ہے اور وہ آواز یہ ہو کہ آؤ ہم نیکیوں پر اکٹھے ہو جائیں (۔) مشترکہ مفاد پر اکٹھے ہو جائیں۔ ہمیں سیادتوں اور قیادتوں سے کوئی غرض نہیں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(-) آؤ اس قدر واحد پر اکٹھے ہو جائیں جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے پیش کی ہے آسمان پر ایک خدا اور دنیا میں ایک رسول کی حکومت ہو یعنی (-) حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی۔ اور آپ کی امت کے مفادات کو (-) ہر دوسرے مفاد پر فوقیت دیں اور ہر دوسرے مفاد کو اس مفاد پر قربان کرنے کے لئے دل سے تیار ہوں۔ اس آواز کے ساتھ عالم اسلام کو ایک اجلاس بلانا چاہیئے۔ اس میں مذہبی تفریق کی کوئی بات نہ ہو۔ اس میں ایک دوسرے کے عقائد پر نہ کوئی طعن وتشنیع ہو نہ ان کا ذکر کرنے کی اجازت ہو۔ محمد رسول اللہ کی امت کی بات ہو۔ ملت واحدہ کی بات ہو اور مل کر یہ فیصلہ کریں کہ ہمیں اس نازک وقت میں اپنے لئے کیا لائحہ عمل تیار کرنا ہے۔ اور جو لائحہ عمل بھی تیار کریں وہ تقویٰ اور انصاف کے نام پر تیار کریں۔ ایسا لائحہ عمل نہ ہو جو امت مسلمہ کو دوسروں سے الگ کر کے بیچ میں فاصلے پیدا کر دے۔ کیونکہ فاصلے ہمیں موافق نہیں آسکتے۔ فاصلوں کے لئے ہم بنائے نہیں گئے۔ ہمیں ساری دنیا میں ملنا ہے۔ دنیا کو پیغام حق پہنچانا ہے ان کے دل جیتنے ہیں پس کوئی ایسا لائحہ عمل جو اسلام کو باقی دنیا سے الگ کر کے ایک طرف پھینک دے۔ یہ لائحہ عمل اسلامی نہیں ہو سکتا۔ عالمی تصورِ انصاف پر مبنی حق کی باتوں پر مبنی وہ حق جس کا ذکر قرآن کریم میں بار بار ملتا ہے جس میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ کوئی رنگ و نسل کا امتیاز نہیں ہے وہ حق، جو خدا کا نام ہے وہ حق جس نام پر تمام بنی نوع انسان کو دوبارہ اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ اس حق کی باتیں کریں اور دنیا کی سیادت کو سچائی سے اپنے زیرِ نگیں کریں۔ دنیا کی سیادتوں کو سچائی کے نام پر زیرِ نگیں کریں اور اس سیادت کے اعلیٰ اور ارفع مقام کو حاصل کریں جو محمد رسول اللہ کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ سیادت زورِ بازو سے تو حاصل نہیں ہو سکتی۔ نفرتوں کی تعلیم سے تو حاصل نہیں ہو سکتی۔ اپنے امتیازی حقوق کے تصور سے تو حاصل نہیں ہو سکتی۔

تمام دنیا کی قیادت حاصل کرنے کی کنجی

یہ سیادت تو اسی طرح حاصل ہو گی جیسے کہ (-) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے (-) اس کو حاصل کرنے کا راز بتایا تھا فرمایا

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ

تم بنی نوع انسان کی خدمت کی آواز بلند کرو۔ اور سیادت کا معاملہ آسمان کے خدا پر رہنے دو۔ تم اگر خدمت کرو گے اور بنی نوع انسان کی خدمت کے نام پر ایک وحدت کی اپیل کرو گے اور سچ کی طرف ان کی رہنمائی کرو گے تو لازماً تم ساری دنیا کے سردار بن کر ابھرو گے کیونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے منہ کی کوئی بات، کوئی ایک کلمہ، کلمے کا ایک زیر زبر بھی کبھی غلط ثابت نہیں ہوا۔ کتنا عظیم معرفت کا نکتہ آپ نے ہمارے سامنے رکھا۔ اور تمام دنیا کی سیادتوں کی کنجی ہمیں پکڑا دی۔ یہ فرمایا سید القوم خادمھم۔ تم اگر دنیا کے سردار بننا چاہتے ہو تو تمہیں ان کی خدمت کرنا ہو گی۔ پس بنی نوع انسان کی خدمت کے نام پر اکٹھے ہو ان سے فاصلے پیدا کرنے کے لئے اکٹھے نہ ہو۔ ایسی باتیں کرو جس سے قوموں کے دل جیتے جائیں۔ تمام دنیا کی قومیں تمہیں اپنا راہ نما سمجھیں تمہیں اپنا بہی خواہ سمجھیں۔ ان کی خیر تم سے وابستہ ہو جائے۔ ایسے مضامین سوچو، ایسے مضامین کے تذکرے کرو ایسا لائحہ عمل بناؤ جس کے نتیجے میں ایک نئی یونائیٹڈ نیشنز ایک نیا عالمی نظام رونما ہو جو محمد رسول اللہ کے قدموں سے وابستہ ہو۔ جو اس سچائی سے وابستہ ہو جس سچائی کا ذکر قرآن کریم میں بار بار ملتا ہے جو خدا سے پھوٹتی ہے اور تمام بنی نوع انسان کو یکساں منور کرتی ہے۔

ایک کے بعد دوسرے اسلامی ملک کی باری آنے والی ہے

پس آج ضرورت ہے کہ ان باتوں کو مل کر سوچا جائے۔ پھر ایک نئے عالمی نظام کو قائم کرنے کی داغ بیل ڈالی جائے میں نے پہلے بھی گلف کے خطبات کے دوران متنبہ کیا تھا کہ عالم اسلام کے مسائل ختم نہیں ہوئے۔ یہ بڑھنے والے ہیں۔ ہوش کے ناخن لو۔ تفریق کی باتیں چھوڑو۔ وسیع تعلقات اپنی باقی دنیا سے بناؤ اور عالم اسلام کو الگ کرنے کی بجائے باقیوں کو اپنی طرف کھینچو اور مل کر عالمی مفاد کی باتیں سوچو۔ اس وقت الگ الگ ہونے کا وقت نہیں آیا۔ بہت بڑے بڑے مصائب اور بڑے بڑے خطرات درپیش ہیں اور ایک کے بعد دوسرے اسلامی ملک کی باری آنے والی ہے اللہ تعالیٰ نے جس صفائی کے ساتھ اس وقت مجھے وہ نظارے دکھائے میرا دل کانپتا تھا اور میں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتا تھا کہ اے اللہ! ہمیں طاقت بخش ہمیں عقل کی روشنی عطا فرما۔ ہمیں الہام کا نور عطا کر جس کی روشنی میں ہم آگے چلیں اور ان مشکل دقتوں میں سچ کی راہ پر قدم مارنے والے ہوں جو خطرات سے پاک راہ ہے۔ صرف سچ کی راہ ہے جو خطرات سے پاک راہ ہے۔ پس سچائی کے نام پر اکٹھے ہو کر نئے منصوبے بناؤ اور عالم اسلام کو جھوٹ اور دغا بازی اور دوغلے پن اور منافقوں کے چنگل سے آزاد کرانے کی کوشش کرو۔ ورنہ بڑی تیزی کے ساتھ حالات ہاتھوں سے نکل جائیں گے۔

عراق پر رعونت کی آگ برسائی گئی

آج یونائیٹڈ نیشنز نام ہے امریکہ کی رعونت کا۔ اس کے سوا اس کا کوئی اور نام نہیں تمام قوموں نے سر جھکا دیئے ہیں۔ کسی میں بھی کوئی غیرت وحیا دکھائی نہیں دے رہی۔ کوئی اٹھ کر یہ آواز بلند نہیں کر رہا کہ انسانیت کی بات تو کرو حقوق اور انسانیت کی بات تو کرو۔ تمہیں کیسے قیادت کا حق ہے۔ پس وہی حضرت اقدس محمد رسول اللہ کی نصیحت جس نے ہمیں یہ نکتہ سمجھایا کہ سیادت خدمت میں ہے۔ اگر تم خادم بنو گے تو قیادت حاصل کرو گے تمہاری قیادت باقی رکھی جائے گی۔ اسی پاک نصیحت نے ہمیں بد قوموں کے انجام دکھا دیئے ہیں۔ جن کی سیادت کا تعلق خدمت سے نہیں بلکہ رعونت سے ہے۔ کمزور قوموں کو پاؤں تلے رگیدنے سے ہے۔ ان قوموں سے مقابلہ دعاؤں کے ذریعہ ہو گا۔ اور وحدت کے ذریعے ہو گا۔ اور محض اسلام کے نام پر نہیں بلکہ سچائی کے نام پر وحدت کے لئے ہو گا کیونکہ فضا تیار ہے۔ آج ساری دنیا کے دل گواہی دے رہے ہیں کہ جو آگ بغداد پر برسائی گئی وہ انصاف پر برسائی گئی۔ وہ رعونت کی آگ ہے جس کی گرمی سب دنیا کے انسانوں کے دلوں تک پہنچی۔

امریکہ اور انگلستان کے احمدی حق کی آواز بلند کریں

انگلستان کی حکومت ان کے ساتھ ہونے کے باوجود، انگلستان میں بے شمار ایسا انگریز موجود ہے جو برٹش باشندہ ہے سخت بے چینی میں مبتلا ہو چکا ہے۔ بعض لوگوں کو آواز اٹھانے کی توفیق ملی ہے۔ بعضوں کو نہیں مل رہی۔ اس لئے کسی قوم سے نظریات میں اختلاف اور ظلم میں اس کی تائید نہ کرنا۔ اس سے وفاداری نہیں اس سے بے وفائی ہے۔ پس تمام امریکہ احمدی باشندے اور تمام انگلستان کے احمدی باشندے اپنی قوم سے وفا کریں۔ حق بات کے لئے اپنی آواز بلند کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ اگر وقت کی حکومت نے ایک غلط پالیسی بنائی ہے تو اس سے اختلاف کرنا گویا کہ بے وفائی ہو جائے گی۔ اگر ٹونی بین کو اجازت ہے۔ اگر دوسرے بڑے بڑے انگلستان کے اہل فکر کو اجازت ہے کہ وہ ان پالیسیوں کے خلاف احتجاج کریں اور ان کی انگلستان سے وفاداری پر کوئی ضرب نہیں پڑتی۔ تو ایک احمدی کی وفاداری پہ کیسے ضرب پڑ سکتی ہے۔ ہماری وفاداری پر تو دنیا میں کہیں کسی حالات میں بھی ضرب نہیں پڑ سکتی کیونکہ ہماری وفاداریاں اللہ سے ہیں اور حق سے ہیں اور تمام عالمی نظام کا بنیادی تصور خواہ کوئی مانے یا نہ مانے حق پر مبنی ہے ان معنوں میں کہ جب آپ کسی قوم کو مخاطب ہو کر بات کریں گے تو خواہ وہ کیسی ہی جھوٹی ہو چکی ہو وہ اپنے آپ کو حق سے وابستہ قرار دے گی۔ اور یہ دل کی اور فطرت کی آواز ہے کہ حق کے بغیر کوئی وابستگی نہیں ہو سکے گی کوئی وفاداری حق کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اور جھوٹے بھی حق ہی کے نام پر جھوٹ کی آواز بلند کیا کرتے ہیں۔ آپ تو سچے ہیں۔ آپ سچ کے نام پر کیوں حق کی آواز بلند نہیں کرتے۔ دل کے اخلاص کے ساتھ تمام تر کوششیں جہاں جہاں احمدی بس رہا ہے ان باتوں پر صرف کریں اور یہ بات عام پھیلائیں اور بتائیں کہ وقت کی ضرورت ہے کہ نیا عالمی نظام ابھرے جو انصاف پر مبنی ہو جو حق پر مبنی ہو۔

ملکوں کے سربراہوں سے رابطے کریں

اور جہاں جہاں احمدی اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ وہاں کے ملک کے سربراہوں کو سمجھائیں کہ یہ وقت ہے کہ یونائیٹڈ نیشنز میں ان باتوں کو اٹھایا جائے اور بڑی شدت سے آواز بلند کی جائے۔ یا تو تمام دنیا کی بڑی قومیں اصولوں پر متحد ہونے کا فیصلہ کریں اور اس بات کی ضمانت دیں کہ انصاف اور تقویٰ اور سچائی کے اصولوں کو توڑ کر کبھی کوئی فیصلے نہیں ہوں گے۔ یا پھر ہم تم سے الگ ہوتے ہیں اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعونت اور تکبر کی بات ہے تو اپنی بادشاہی خود چلاؤ ہم اُن جرموں میں تمہارے شریک نہیں ہوں گے۔

ظلم ختم ہوگا تو امن قائم ہوگا

اس آواز کو جرأت کے ساتھ بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اگر یہ آواز بلند ہوئی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اور طاقت پکڑے گی کیونکہ میں نے جہاں تک انسانی فطرت کی نبض پر ہاتھ رکھا ہے مجھے دُنیا کی ہر قوم سے اسی دھڑکن کی آواز آرہی ہے کہ ظلم ہو رہا ہے اور زیادہ دیر تک نہیں چل سکے گا۔ انسان کو ضرور انسانیت کے حقوق واپس لینے ہوں گے۔ تبھی دُنیا میں امن کی ضمانت ہو سکتی ہے اس کے بغیر ممکن نہیں۔ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو کی جا سکتی ہیں لیکن اس وقت اس خطبے کی حدود میں ان کا بیان کرنا ممکن نہیں جہاں تک میں نے حالات کا تجزیہ کیا ہے امریکہ کی موجودہ پالیسی امریکہ کے لئے تباہ کن ہے۔ انتہائی ظالمانہ وسیع پیمانے پر خودکشی کی جا رہی ہے۔ چند ناچ گانوں کے مناظر سے تو خوشیاں نہیں مل جایا کرتیں۔ چند دن یہ لوگ تمہارے ظلم کی تال پر ناچیں گے جو تمہارے باشندے ہیں۔ کل کو یہی تمہاری گردن کے پیچھے ہوں گے۔ تمہارے خون کے پیاسے بنیں گے۔ ان پالیسیوں پر شرمائیں گے اور حیا محسوس کریں گے ان کے اندر یہ احساس لازماً بڑھے گا۔

امریکہ اتنا بد نہیں جتنا دکھائی دے رہا ہے

کیونکہ امریکہ کی اکثر آبادی انصاف پسند ہے اور حقیقت میں جمہوریت پسند ہے۔ میں نے اس مُلک کا سفر کیا ہے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک، ہچ ہائیکنگ تو نہیں، لیکن کیمپنگ کی توفیق ملی چھوٹے چھوٹے شہروں میں چھوٹے چھوٹے قصبوں میں، گاؤں میں، جنگلوں میں ٹھہرنے کا موقع ملا اور ہر سطح پر وہاں کے لوگوں سے گفت و شنید کا موقعہ ملا۔ اونچی سطح پر بھی اور گراس روٹ لیول (یعنی گھاس کی جڑوں کی سطح) پر بھی ان سے گفت و شنید ہو گی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ امریکہ ایسا بد نہیں ہے جیسا کہ دکھائی دے رہا ہے۔ امریکہ کی قوم میں بہت سی ایسی صلاحیتیں ہیں کہ اگر ان کو صحیح رہنمائی میسر آجائے صحیح سیادت میسر آجائے تو تمام بنی نوع انسان کے لئے بہت عظیم الشان کام کر سکتے ہیں۔ ان کو ہر قسم کی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ تمام دنیا کی قوموں کی نمائندگی وہاں موجود ہے۔ پس یہ نہ سمجھیں کہ آجکل جو امریکہ کی حکومت کی پالیسی ہے یہ امریکہ کے عوام کے دل کی آواز ہے ہرگز نہیں۔ امریکہ اس وقت یہودیت کا غلام ہو چکا ہے۔ یہ یہودی نقشے ہیں عالم کے جو امریکی لیڈرشپ امریکی سیادت کے زبان سے دنیا سن رہی ہے اور ان کے کردار سے دنیا دیکھ رہی ہے۔ اس لئے میں جو باتیں کہہ رہا ہوں یہ ہرگز امریکہ کے باشندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں ہے۔

امریکہ کے احمدی اپنے ملک کے لیڈروں کو سمجھائیں

میں خود امریکہ کے باشندوں کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ تم پر ظلم ہو رہا ہے۔ تم اٹھو اس ظلم کے خلاف تم اپنے راہنماؤں کو بتاؤ کہ ہم نے تم کو ہرگز اس لئے منتخب نہیں کیا تھا کہ تم ساری قدروں کو ملیا میٹ کر دو جن پر امریکہ کی بناء ڈالی گئی ہے۔ وہ آزادی کا چارٹر کہاں گیا جس پر امریکہ ہمیشہ فخر کیا کرتا تھا۔ اس کو پاؤں تلے روندا گیا ہے۔ اور وہ انصاف کی قدریں اور وہ جمہوریت کی ساری قدریں ملیا میٹ کی جا رہی ہیں۔ یہ امریکہ کے دل کی آواز نہ سمجھو۔ یہ غیر دل کی آواز ہے جو امریکہ پر قابض ہوا ہوا ہے۔ یہ اس دل کی آواز ہے جو امریکہ کے دل پر بھوت بن کر ناچ رہا ہے۔ اس لئے اہلِ امریکہ کو بھی میں متنبہ کرتا ہوں اور امریکہ کے احمدیوں کو خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کی محبت کی خاطر اور انصاف اور تقویٰ کی محبت کی خاطر اہل امریکہ کو نصیحت کریں اور سمجھائیں اور بتائیں کہ یہ باتیں ہمیں زیب نہیں دیتیں ان پر ہمیں کوئی فخر نہیں یہ جھوٹی تعلّیاں ہیں جو اقتصادی مسائل سے ہماری توجہ ہٹانے کے لئے دی جا رہی ہیں۔

تمام دنیا میں غریب اور امیر میں کہیں اتنا فرق نہیں جتنا امریکہ میں ہے۔ آپ حیران ہو جائیں گے یہ سن کر کہ امریکہ کے پانچ فیصدی آدمیوں کے ہاتھ میں اس سے زیادہ دولت ہے جتنی امریکہ کے ۹۵ فیصدی آدمیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ دولت کے چکر ہیں یہ مافیا ہے جس نے امریکہ پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اور اس مافیا کے مفادات ہیں جو آج دنیا پر اس بھیانک شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس لئے میں جو باتیں کہتا ہوں یہ سچی ہیں مجھے کوئی خوف نہیں ہے کسی کا۔ جب چاہے خدا تعالیٰ مجھے واپس بلالے، جب جتنا چاہے مجھے یہاں رکھے مگر میں خدا کا غلام ہوں میں دنیا میں کسی کا غلام نہیں ہوں۔ میں خدا کی آواز ضرور بلند کرونگا اس لئے میں سچ کہتا ہوں کہ امریکہ اس وقت خود مظلوم ہے اور ایک مافیا کے چنگل میں جکڑا گیا ہے۔ اس کو آزاد کرانے کے لئے بھی جماعت احمدیہ کو آواز بلند کرنی چاہیئے۔ وہاں رائے عامہ کو بیدار کرنا چاہیئے۔ اور ہر ملک میں بیدار کرنا چاہیئے۔ اور بار بار اخبارات میں لکھ کر اور لیڈروں سے مل کر انہیں کو سمجھانا چاہیئے کہ ہم بڑے نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ آج اگر ہم نہ سمجھے تو کل جو حالات پیدا ہونے والے ہیں اور مجھے دکھائی دے رہے ہیں اس میں اس سے زیادہ خطرناک عالمی جنگوں میں انسان کو جھونکا جائے گا جن کے تصور سے بھی آج ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں رہے گی۔ اس جنگ کے مقابل پر جس کی تیاری آج امریکہ تمام دُنیا کے لئے کر رہا ہے۔ یہ چند دن کے قصے، چند دن کی پھلجھڑیاں ہمیشہ کی روشنیاں پیدا نہیں کیا کرتیں۔ ان پھلجھڑیوں سے آگیں بھی لگ جایا کرتی ہیں۔ ہمیشہ کی روشنی تقویٰ اور سچائی سے پیدا ہوتی ہے۔ آج انسان ظلمات میں بھٹک رہا ہے اس کا مستقبل روشن کرنے کے لئے سچائی کے دیپ جلانے ہونگے۔ اس نور سے تعلق باندھنا ہوگا جس کے متعلق اللہ نے فرمایا (ــــ)، ایک محمدؐ رسول اللہ کا نور ہے جس میں یہ طاقت ہے جو اس لئے بنایا گیا ہے کہ وہ مشرق کا بھی اور مغرب کا بھی ہو نہ اس میں مشرق کے لئے کوئی بُعد ہے نہ مغرب کے لئے کوئی بُعد ہے۔ نہ وہ مشرق کا ہو رہا ہے نہ مغرب کا ہو رہا ہے وہ سب میں سانجھا وہ خدا کا واحد نور ہے اسی نور سے آج دنیا کی ہمیشہ کی بھلائی وابستہ ہو چکی ہے دنیا کو اس نور کے بغیر کبھی ہاتھ کو ہاتھ تک سجھائی نہیں دے گا۔ اور اس وقت بڑی بڑی قومیں جو اپنی عقل کی بلندیوں سے فیصلے کرنے والی ہیں یہ کہتی ہیں کہ ہم عقل کی روشنی سے فیصلے کر رہی ہیں۔ ایسے فیصلے کر رہی ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کسی اندھے نے اندھیرے میں راہ ٹٹولتے ہوئے فیصلے کئے ہیں اور غلط کئے ہیں۔ ایسے گڑھوں میں پاؤں ڈال رہا ہے جن میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

سچائی کا نور تقویٰ کا نور ہے

پس حقیقت کی بات کر رہا ہوں۔ سچائی کا نور تقویٰ کا نور ہے۔ سچائی کے نور کے بغیر دنیا کی کوئی چالاکی کام نہیں آسکتی۔ مجھے وہ غلطیاں دکھائی دے رہی ہیں ان کے نتائج نظر آرہے ہیں جو آج بڑی بڑی قومیں کر رہی ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ کل انکا کیا انجام ہوگا۔ یہ ویسی ہی غلطیاں ہیں جو پہلے کر چکے تھے یہ ویسی ہی غلطیاں ہیں جنکے نتیجے میں بڑی خوفناک جنگوں میں یہ جھونکے جا چکے تھے۔ کوئی نئی غلطیاں ان کی پٹاری سے نہیں نکل رہیں وہی ناانصافی کی غلطیاں ہیں وہی تکبّر کی غلطیاں ہیں۔ وہی بے وقوفی کی تعلّی کی غلطیاں ہیں پھر دہراتے چلے جا رہے ہیں اور پھر دہراتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر ان کے مقدر میں کوئی ہلاکتیں لکھی گئی ہیں تو وہ تو ہم نہیں مٹا سکتے اس کو تو ہم تبدیل نہیں کر سکتے۔

دنیا کی بقاء عالم اسلام سے وابستہ ہے

مگر اے عالم اسلام! تم اپنا نصیب تو جگاؤ۔ اپنا مقدر تو روشن کرو۔ اور تمہارا مقدر محمد مصطفیٰؐ کے قدموں سے روشن ہوگا۔ ان قدموں سے لپٹ کر رو دو۔ خدا کو محمد مصطفیٰؐ کی محبت کے واسطے دے دے کر رو دو۔ اور خدا سے آسمان سے وہ مدد طلب کرو اپنے لئے جس کی روشنی میں نہ صرف یہ کہ تمہارے مقدر جاگ اٹھیں گے بلکہ تمام دنیا کا نصیب جاگ اٹھے گا۔ آج دنیا کی بقاء اور دنیا کی بہبود تم سے وابستہ ہو چکی ہے۔ اے محمد مصطفیٰؐ کے غلامو اس نصیب کے لئے اپنے آپ کو صاف اور روشن پاک تو کرو پاک تو بناؤ۔ یہ نور گندے ناپاک دلوں میں نہیں اتر سکتا۔ اپنے کردار کی کیوں فکر نہیں کرتے۔ اپنے دلوں کی کجیاں کیوں دور نہیں کرتے۔ اگر تمہارے دلوں میں گناہوں کے اندھیرے اسی طرح دجزان رہیں گے تو خدا کی قسم محمدؐ رسول اللہ کا نور آپ کے دلوں میں جھانکے گا بھی نہیں۔ باتیں کرتے ہو محمدؐ رسول اللہ کے عشق کی اور محبت کی اپنے دلوں کو اندھیروں کی آماجگاہ بنا رکھا ہے۔ اس لئے عالمِ اسلام کی سیاست کو بھی میں پیغام دیتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں کہ اپنی سوچوں کو صاف اور ستھرا کریں۔ اپنی خود غرضیوں کے خیالات کو دل سے بالکل کلیتہً دھو کر پاک کر ڈالیں یا اپنے دلوں کو ان گندے خیالات سے دھو کر صاف کر ڈالیں۔ اور بہبود کی باتیں کریں۔ انسانیت کی باتیں کریں۔ محمدؐ رسول اللہ کے دین اور اسکی غیرت کی باتیں کریں۔ اور علمائے اسلام کو میں دعوت دیتا ہوں کہ خدا کے واسطے دیکھیں کہ اسلام اعلیٰ اخلاق میں ہے نہ کہ بدزبانیوں میں (۔۔)۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاکیزہ زبان استعمال کرنی سیکھو۔ وہ اعلیٰ اقدار اور اخلاق مسلمانوں میں قائم کرو۔ جن کو لازماً جیتنا ہی جیتنا ہے۔ کون ہے جو محمدؐ مصطفیٰ کے اخلاق کو شکست دے سکے کس ماں نے وہ بیٹا پیدا کیا ہے؟ دنیا کی اربوں مائیں ایک بھی ایسا بیٹا نہیں پیدا کر سکتیں اور سارے مل کے بیٹا پیدا کریں وہ بھی محمد رسول اللہ کی سنت کو شکست نہیں دے سکتا۔ یہ جیتنے والی سنت ہے۔ یہ غالب آنے والی سنت ہے۔ اسی کے لئے کائنات کو پیدا کیا گیا تھا۔ اسی سنت پر انسان کا نیک انجام ہوگا ورنہ بد انجام ہوگا۔

ظالموں اور مظلوموں کو نصیحت

پس میں کھلے الفاظ میں بغیر کسی بات کو چھپائے بڑی بڑی دنیا کی طاقتوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں اور ان کمزور مظلوموں کو بھی نصیحت کرتا ہوں جو آج ظلموں کی چکی میں پیسے جا رہے ہیں۔ اپنے اپنے نفوس کو پاک اور صاف کریں۔ اپنے دلوں کی حالت کو بدلیں۔ حق و انصاف پر قائم ہوں اسی میں انسان کی بہبود ہے اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو (آپ اپنے) اخلاق اپنے کردار میں جاری کریں اور اسی سنت سے دنیا کی نئی تقدیر بنائیں۔ نیا نقشہ دنیا میں ابھرے ایک خدا ہو ایک رسول یعنی (۔۔) محمدؐ رسول اللہ جن کے جلو میں دنیا کے تمام رسول حکومت کریں۔

جب میں کہتا ہوں ایک رسول تو یاد رکھو کسی دنیا کے دوسرے مذہب سے تفریق کی بات نہیں کرتا۔ میں (دین حق) کا عرفان رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کی حکومت کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تمام رسولوں کو مٹا کر یہ حکومت قائم ہوگی۔ آپؐ تمام رسولوں کے آقا اور سردار ہیں۔ آپؐ کے جھنڈے تلے ہر رسول کا جھنڈا دنیا میں گاڑا جائے گا۔ اگر آپؐ کا جھنڈا بلند ہوگا۔ تو خدا کی قسم آدمؑ کا جھنڈا بھی بلند ہوگا۔ اور نوحؑ کا جھنڈا بھی بلند ہوگا۔ ابراہیمؑ کا جھنڈا بھی بلند ہوگا۔ موسیٰؑ کا بھی بلند ہوگا۔ اسحاقؑ کا بھی بلند ہوگا۔ اسماعیلؑ کا بھی بلند ہوگا۔ محمدؐ مصطفیٰ کے جھنڈے تلے عیسیٰؑ کے جھنڈے نے بلند رہنا ہے ورنہ ان جھنڈوں میں سے کسی جھنڈے کو کوئی رفعت نصیب نہیں ہوگی۔ یہ وہ مقدر ہے جو آسمان سے بنایا گیا ہے۔ جسے میں نے نہیں بنایا۔ نہ دنیا کی کوئی طاقت اس مقدر کا تصور کر سکتی ہے۔ پس ایسی باتیں نہ کیا کرو کہ محمدؐ رسول اللہ کا جھنڈا اور سارے رسول مٹ گئے۔ خدا کی قسم محمدؐ کی زندگی میں سب رسولوں کی زندگی ہے۔ محمد مصطفیٰؐ زندہ ہوں گے تو ساری دنیا کے رسول اگلے اور پچھلے زندہ ہو جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ جب رسول اکٹھے کھڑے کئے جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہے جسکی قرآن کریم نے پیشگوئی کی ہے (۔۔) مشرق سے مغرب تک اس نور کی حکومت ہو جو (نہ شرقی ہے نہ غربی) مشرق سے مغرب تک اس ایک محمدؐ کا جھنڈا بلند ہو جسکے جھنڈے تلے تمام رسولوں کے جھنڈے سر بلند ہوں۔ جس کے جھنڈے تلے ہر قوم کی گردن بلند ہوگی۔ مگر دل خدا کے حضور جھکے رہیں گے اور خدا کے حضور عجز ہی سے ساری رفعتیں ہیں۔ (۔۔)"

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

عنوان سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی "میرے ضلع میں احمدیت"
(آخری تاریخ ۱۶؍ اگست ۱۹۹۳ء) — (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

آپ کا خط ملا

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:۔

میرے دل میں ایک خواہش ہے باوجود اسکے کہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یقیناً آپ کا بھی یہی دل چاہتا ہوگا۔ پھر بھی میں وہ بات آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں۔

ایک لمبے عرصہ تک قادیان میں اور پھر ربوہ میں الفضل کے قارئین کو یہ سہولت رہی کہ الفضل ہر روز صبح صبح ہی ان کے ہاتھ میں پہنچ جاتا۔ پہنچ تو اب بھی جاتا ہے اور وہ بھی بلاناغہ تسلسل کے ساتھ۔ لیکن ایک امتیاز جو الفضل کو سالہا سال تک حاصل رہا۔ وہ آج کل اس کے ہاتھ سے چھن گیا ہے۔ یعنی الفضل میں ہر اہم قابل اشاعت خبر دوسرے ہی دن چھپ جایا کرتی تھی۔ جو صرف ایک روز پہلے ہی ظہور میں آئی ہوتی تھی۔ شام سے پہلے پہلے۔ لیکن آج کل ایسا نہیں ہوتا۔ آپ کی مشکلات اور دقتیں آپ کے ساتھ۔ یہ آپ کا مسئلہ ہے۔ قارئین صرف یہ چاہتے ہیں کہ حسب سابق (کچھ عرصہ پہلے تک) جسطرح وقوع پذیر ہونے والے واقعات فوراً چھپ جایا کرتے تھے۔ اب بھی شائع ہوتے رہیں۔ تاکہ خبر تازہ ہی رہے۔ باسی نہ ہو جائے۔ تیسرے روز چھپنے والی خبر مرکز کے لئے خبر نہیں رہتی۔ الفضل کی الفی شنسی اس سے متاثر ہوتی ہے۔

"بے تکلفی معاف"

محترم میاں صاحب۔ ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے ہمیں الفی شنسی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اگرچہ ہم اس سے کسی صورت بھی غافل تو نہیں ہیں۔ لیکن آپ کو ہمیں توجہ دلانے کا ثواب ضرور ہوگا۔ اور ہم تہہ دل سے آپ کے ممنون ہیں۔ البتہ یہ کہنا چاہیں گے کہ ہم اپنی وضاحت پیش کرنے سے پہلے آپ سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں کسی خبر کی نشاندہی فرمائیں کہ وہ وقوعہ کب ہوا اور ہم نے اس خبر کو کب چھاپا۔ کیونکہ مثال ہی سے بات زیادہ بہتر طور پر سمجھ آسکتی ہے۔ ہر وہ خبر جو کسی اہمیت کی حامل ہو اور ہمیں دن کے بارہ بجے یا ایک بجے تک مل جائے وہ یقیناً اگلے دن اخبار میں موجود ہوتی ہے۔ اور اگلے دن سے مراد ہے فجر کے معاً بعد کیونکہ ہم اخبار کی تقسیم صبح ساڑھے چار بجے شروع کر دیتے ہیں اور سارے ربوہ میں ایک دو گھنٹے کے اندر اندر اخبار تقسیم ہو جاتا ہے۔ اگر بارہ ایک بجے تک خبر ملنے والی اگلے روز ساڑھے چار سے ساڑھے چھ صبح تک قارئین کو مل جائے تو ہمارا خیال ہے کہ اس سے زیادہ الفی شنسی کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے کہ ہم دن میں کئی ایڈیشن شائع کریں جیسا کہ ہم نے انگلستان میں دیکھا کہ جب کشتیوں کی دوڑ کا مقابلہ کیمبرج اور آکسفورڈ کے درمیان ہوا تو صبح گیارہ بجے اخبار کا ایک ضمیمہ شائع کر کے ہار جیت کے فیصلے سے لوگوں کو اطلاع دے دی گئی ہمارا پرچہ دو بجے کے قریب چھپنا شروع ہوتا ہے۔ چھ بجے تک چھپ جاتا ہے اور ربوہ کے قریب کے بعض ایسے شہر ہیں جہاں رات ڈھلنے سے پہلے پہلے ہمارا اخبار پہنچ جاتا ہے۔ اگرچہ ربوہ میں اسکی تقسیم اگلے دن صبح کے وقت ہوتی ہے۔ بہر حال آپ کسی خبر کی نشاندہی فرمائیں گے اور ساتھ ہی یہ بھی بتائیں گے کہ اس خبر کو حاصل کرنے کا کیا طریق تھا۔ آیا ہم خود جا کر حاصل کرتے یا خبر سے تعلق رکھنے والے دوستوں نے وہ خبر پہنچائی ہوتی۔ اور پھر وہ خبر اتنی تاخیر سے شائع کی۔ ہم آپ کے جواب کا انتظار کریں گے اور اسکے بعد اخبارات کی اشاعت کے متعلق اپنے خیالات سے آپ کو آگاہ کریں گے۔ اخبارات کی کتنی قسمیں ہیں اخبار کس طرح چھپتے ہیں اخبار کس طرح تقسیم ہوتے ہیں اور جو اخبار فوری طور پر اپنے علاقے کو خبر پہنچانا چاہتے ہیں۔ وہ کسطرح مختلف ایڈیشنوں میں شائع ہوتے ہیں۔ جیسے آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ کراچی اور لاہور کے بعض اخبارات کراچی، لاہور، اسلام آباد اور انگلستان سے چھپتے ہیں۔ بہر حال ہم اپنی وضاحت کو اس وقت تک محفوظ رکھتے ہیں جب تک آپ کا جواب نہیں آجاتا۔ امید ہے آپ ہمارے ساتھ حسب سابق تعاون فرمائیں گے

انسان کا گوشت پوست کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ گوشت پوست جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ ہڈیاں جیسے ایک چور کی ہیں ویسے ہی ایک نیک آدمی کی ہیں۔ خون جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسکے اخلاق بُرے ہیں اور اس کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہیں

(حضرت امام جماعت الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صـ ۸

○ پاکستان کی حکومت نے کہا ہے کہ جبتک سارے افغانی مہاجر پاکستان سے واپس نہیں چلے جاتے پاکستان ان سب لوگوں کی جو یہاں رہ رہے ہیں مدد جاری رکھے گا۔ اس پر افغانیوں نے پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے مزار پر حاضری دی اور قائداعظم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ جبتک حکومت ضرورت محسوس کرے گی۔ فوج سندھ میں رہے گی حفاظتی اقدامات کے لئے فوج موجود رہے گی مگر اس کے ساتھ ہی اقتصادی اور سماجی اصلاحات کی بے حد ضرورت ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ ڈالر سے وابستگی ختم ہونے کے بعد پاکستانی روپے کی قیمت کم ہوتے ہوتے اڑتیس پیسے رہ گئی ہے گذشتہ ہفتے۔ امریکہ جرمنی جاپان۔ کویت۔ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قیمت میں کمی اور برطانوی پونڈ کے مقابلے میں اضافہ ہوا ہے۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ منشیات فروشوں کی صفائی ہوگی۔ مزید انہوں نے کہا کہ قوم کے پرعزم افراد اگر ہنروں سے برسوں پرانی عمل نکال سکتے ہیں تو منشیات سے پاک معاشرے کی بنیاد بھی رکھ سکتے ہیں۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کو متنازعہ قرار دینے سے پاکستان سفارتی سطح پر امریکہ سے رابطہ قائم کرے گا صدر پاکستان اپنے حلف کے تحت دستورِ پاکستان کی حفاظت اور دفاع کرنے کے اسی طرح پابند ہیں جس طرح صدر امریکہ اپنے آئین کے دفاع کے پابند ہیں۔

○ وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ جبتک حزبِ اختلاف اور حزبِ اقتدار باہمی اشتراک کے ذریعے کام نہیں کریں گے جمہوری عمل کامیاب نہیں ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ صدر اور وزیراعظم کے درمیان تعلقات خوشگوار ہیں۔ صدارتی امیدوار کے بارے میں وقت آنے پر ملک کے مفاد میں بہتر فیصلہ کیا جائے گا۔

○ بہاریوں کے لئے کالونیاں بسانے کے سلسلے میں حکومت کے پاس زمین خریدنے کے لئے بجٹ میں کوئی فنڈ نہیں ہے اس سلسلے میں نئے فنڈز حاصل کرنا ہوں گے اور صوبائی حکومت نے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں

سے تفصیلات طلب کرلی ہیں۔

دعا کی خصوصی درخواست

مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ناظر تعلیم تحریر فرماتے ہیں:

"عزیزم مرزا الیق احمد صاحب کی طبیعت پھر خراب ہے۔ آج مورخہ ۲۳۔ جنوری ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ راولپنڈی میں مکرم ڈاکٹر نوری صاحب ان کا معائنہ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد فیصلہ ہوگا کہ ان کے دل کا آپریشن پاکستان میں ہی ہو یا باہر۔

احباب جماعت سے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔"

فضلِ عمر ہسپتال میں
ڈینٹل سرجن کی ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال میں ایک ڈینٹل سرجن کی ضرورت ہے گریڈ ۔ ۵۶۵ ۔ ۲۱۵ ۔ ۳۰۷۰ ۔ /۵۰۰ + NPA روپے ہوگا اس جماعتی ادارہ میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند ڈاکٹر صاحبان اپنی درخواستیں امیر صاحب مقامی یا صدر محلہ / حلقہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ یکم فروری ۱۹۹۳ء تک دفتر فضلِ عمر ہسپتال بھجوا دیں۔ انٹرویو ۶ فروری بروز ہفتہ ہوگا۔ امیدواران اپنے اصل سرٹیفکیٹ وغیرہ ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

اکسیر معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، بھوک نہ لگنا، دائمی قبض، دست، کھٹے ڈکار، نفخ، متلی اور ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ قبض کی عادت کو دور کرتا ہے۔ عام استعمال کی بے نظیر چیز ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت -/۸، -/۱۵، -/۳۰ روپے

خورشید یونانی دواخانہ

گولبازار ربوہ

قدیمی ـــــــ شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

○ کراچی: ـــــ فون: ۴۱۳۲۵۱
○ لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
○ ملتان: ۴۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
○ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
○ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
○ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

رابطہ کریں

۲۔۴۔۸۔۱۰ مرلہ اور ۲ کنال کے با موقعہ پلاٹس برائے فروخت موجود ہیں
دارالصدر، دارالرحمت، دارالبرکات، دارالنصر، دارالعلوم غربی
اور ناصر آباد میں پلاٹس برائے خرید درکار ہیں

* جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد نام *

پراپرٹی مرکز

عزیز احمد خان۔ ۳ بلال مارکیٹ ربوہ۔ فون: ۳۶۴ گھر ۴۱۴

خدا کے فضل و کرم سے اب ہم نے ربوہ میں اعلیٰ کوالٹی کے ڈِش انٹینا مختلف سائز میں تیار کرنا شروع کر دیئے ہیں جو بہت معیاری اور مضبوط ترین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی موجودہ اور آئندہ کی بھی ضروریات کو بہتر طور پر پورا کرتے ہیں۔

لہٰذا ہر گھر تک ڈش انٹینا پہنچانے کے لئے قیمت بھی کم رکھی ہے۔ آج ہی اپنے آرڈر بک کروائیں۔

ڈِش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان: ۴۴ ۸۳۱ - ۹۲۹ فون رہائش بشارت احمد خان ۴۸۷

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

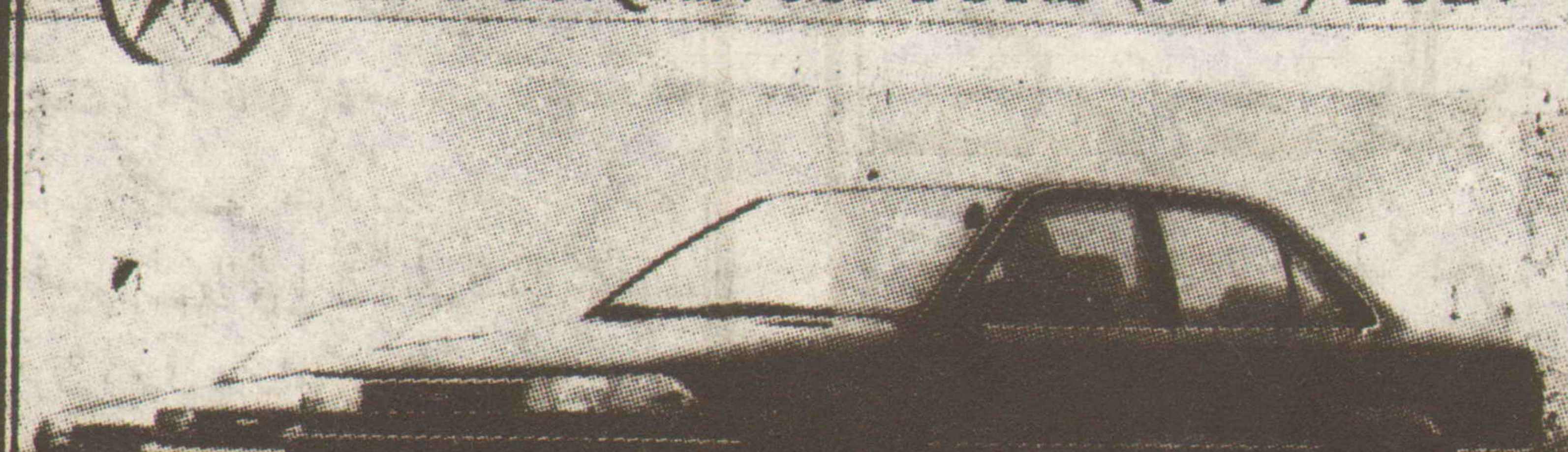

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳

فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶ ، ۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۴ جنوری۔ دھوپ نکل رہی ہے سردی کی شدت میں معمولی سی کمی ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے مختلف اجتماعات میں تقاریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستان سے ظلم کا خاتمہ کر کے رہیں گے۔ پاکستان کے کسی حصے سے بھی جب کوئی مظلوم انہیں بلائے گا تو وہ خود اس کے پاس جائیں گے۔ کوئٹہ کو خوبصورت بنانے کے لئے وزیر اعظم نے پانچ کروڑ روپے کی گرانٹ کا اعلان کیا۔

○ بوسنیا نے کہا ہے کہ چونکہ ہم پر اسلحہ حاصل کرنے کے سلسلے میں اقوام متحدہ نے پابندی لگائی ہوئی ہے اس لئے سربیا کی فوج کو ہم پر برتری حاصل ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ بوسنیا کو دس نیم آزاد علاقوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ بوسنیا اسے تسلیم نہیں کرتا لیکن اقوام متحدہ اس بات پر زور دے رہی ہے کہ بوسنیا کو یہ بات مان لینی چاہیئے۔

○ گزشتہ روز لاہور میں چاروں صوبوں کے چیف جسٹس صاحبان کا اجلاس ہوا جس میں عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنے پر غور کیا گیا اور اسی طرح عدلیہ کے کارکنوں کی تنخواہیں بھی زیر غور آئیں۔

○ افغانستان میں کہا جاتا ہے کہ حزب اسلامی نے دار الحکومت کے مغربی پہاڑوں پر قبضہ کر لیا مواصلاتی رابطہ بدستور منقطع ہے۔ لیکن حکومت نے حزب اسلامی کی افواج کی پیش قدمی کی اطلاعات کی تردید کی ہے۔

○ لاہور نارووال ریلوے سیکشن یکم فروری سے نجی شعبے کے حوالے کر دیا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ ٹھیکیدار کو کئی دیگر مراعات بھی حاصل ہونگی۔ اسے یہ اختیار بھی حاصل ہوگا کہ بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کو پولیس کے حوالے کر دے۔

○ گزشتہ دس سالوں میں ایٹمی پلانٹوں کی تعداد میں ایک چوتھائی اضافہ ہو گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ان پلانٹوں سے ۳ لاکھ ۶۰ ہزار میگا واٹ بجلی پیدا ہو سکے گی۔ ۷۶ پلانٹ ایسے ہیں جو اپنی مدت پوری کر چکے ہیں۔

○ چوہدری امیر حسین وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور نے کہا ہے کہ کشمیر ۱۹۹۷ء سے پہلے آزاد ہو کر پاکستان کا حصہ بن جائے گا۔ آپ سانحہ بابری مسجد اور مسئلہ کشمیر کے موضوع پر خطاب کر رہے تھے آپ نے کہا کہ بھارت سب سے بڑا بنیاد پرست ملک ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ مغربی سفارتکار پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے آٹھویں ترمیم کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ صدر غلام اسحٰق خان نے آٹھویں آئینی ترمیم کے دفاع کا فیصلہ کر لیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ صدر آئندہ چند دنوں میں ریکارڈ پر جواب دیں گے۔ اعلیٰ مقتدر حلقوں میں بھی آٹھویں ترمیم کی حمایت اور مخالفت میں دو آراء سامنے آ رہی ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ خانہ کعبہ کو آب زمزم اور ہزاروں من عرق گلاب سے غسل دیا گیا ہے۔

○ بھارتی وزیر داخلہ ایس بی چوان نے کہا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت میں ملوث ملزموں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ایڈوانی اور جنرل اشوک کے خلاف تفتیش مکمل ہونے کے بعد چارج شیٹ داخل کی جائے گی۔

○ نیپال میں آثار قدیمہ کی نہایت اہم اور دلچسپ کھدائی ہو رہی ہے ایک ستون دریافت ہوا ہے جس کے بارے میں لوگوں کو یقین ہے کہ وہی مہاتما بدھ کی جائے پیدائش ہے کھدائی کرنے والوں کا خیال ہے کہ اس ستون کے نیچے وہ درخت ہے جس کے نیچے مہاتما بدھ کی پیدائش ہوئی۔

○ بابری مسجد کی جگہ پر ایودھیا میں مندر کی فوری تعمیر شروع کرانے کے لئے ایک بھارتی مسافر طیارہ اغوا کر لیا گیا۔ ہائی جیکر نے مطالبہ کیا کہ زیر حراست تمام ہندوؤں کو رہا کیا جائے۔ انتہا پسند ہندو ہائی جیکر نے دھمکی دی کہ وہ طیارے

باقی ص۷ پر

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے ، خریدنے کے لئے
آپ کے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز بلال مارکیٹ
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون: ۶۸۱ ، ۶۸۲

رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار - ربوہ
نئی اور جدید کراکری کے ساتھ ہر قسم کی معیاری پکوائی کا انتظام موجود ہے
زیر نگرانی: رفیع الدین گولبازار - ربوہ

کول بریز
ریفریجریٹر - ائیر کنڈیشنر - ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کیلئے
۵۸ - ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور
فون ۴۸۸۸۴۴۱ - ۴۸۰۹۴۴

علاج اور مشورہ کیلئے
قدیمی ، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں
پوسٹ بکس ۱۹۰ گوجرانوالہ

پتہ

سلور لنک کمپوزنگ کی نئی پیش کش
سلور لنک پریس
ہر قسم کی اردو و انگلش کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ کتب۔ رسالہ جات۔ میگزین۔ کی اعلیٰ پرنٹنگ کے لئے امپورٹیڈ مشینری کا اجراء۔
سلور لنک پریس ۲۱ - دل محمد روڈ - لاہور
ہیڈ آفس: احسان منزل ۲ رائل پارک - لاہور
پروپرائٹر: وسیم احمد انور شیخ ـــــ فون: ۶۳۶۹۸۸۷

فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
ٹیکے کی طرح تیز اثر اور عطر کی طرح بے ضرر
کھانسی، زکام، نزلہ، انفلوئنزا
چھینکوں، ناک کی بندش، گلے کی خرابی، نیز نظام تنفس کی تمام تکالیف میں دو چار بار سونگھنے سے آرام۔ ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت (MONEY BACK GUARANTEE) کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت: پاکستان میں ... ۲۰ روپے، ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) ... ۱۰ روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد:- ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر - آر ایم پی - ایم اے ایل ایل بی - فاضل عربی - مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن -
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گولبازار - ربوہ
فون: آفس ۷۷۱ - کلینک ۶۰۶ - رہائش ۶۰۷